سوال

حاجی کےلیے قربانی کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا حاجی پر قربانی کرنا فرض اورواجب ہے ؟ اورکیا وہ اپنے ملک میں بھی قربانی کرے گا ؟ برائے مہربانی بادلائل جواب مطلوب ہے ۔ جزاک اللہ خیرا

جواب

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حج کی تین اقسام ہیں : 1 ۔حج مفرد 2 ۔حج تمتع 3 ۔حج قران . 1 ۔حج مفرد : حج مفرد یہ ہے کہ حاجی صرف اکیلاحج ہی ادا کرے ، اورحج تمتع یہ ہے کہ حاجی عمرہ کی ادائیگی کے بعد احرام کھول دے اور پھرحج ادا کرے , اورحج قران یہ ہے کہ حاجی عمرہ اورحج کوایک ہی احرام میں ملا کرادا کرے اور اسے حج اور عمرہ کےلیے ایک طواف اور سعی کافی ہے . عروہ بن زبیر عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا سے بیان کرتے ہیں کہ : عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا کہتی ہیں کہ ہم ذوالحجہ کے قریب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جوعمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ باندھ لے اور جوحج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھ لے ، اور اگر میں نے اپنے ساتھ قربانی نہ لی ہوتی میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا ، توصحابہ کرام رض میں سے کچھ نے عمرہ کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا ... صحیح بخاري (1694) صحیح مسلم (1211) .2-حج مفرد : یہ صرف حج ہے اوراس سے پہلے عمرہ نہیں ہوتا ، اورحج مفرد کرنے والے پر قربانی واجب نہیں لیکن قربانی کرنا مستحب ہے . 3- لیکن حج تمتع اورحج قران میں قربانی کرنی واجب ہے ، اوریہ شکرانے کی قربانی ہے جس میں حاجی اپنے رب کا شکرادا کرتا ہے کہ اس نے یہ عبادت مشروع کی ، اورحج تمتع میں حاجی عمرہ اورحج کوجمع کرتا ہے اور عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر حلال ہوجاتا اور لباس خوشبواور بیوي سے ہم بستري وغیرہ کا نفع حاصل کرتا ہے اس لیے اسے حج تمتع کہتے ہیں سلیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی نے فرمایا : رسول کریم صلی اللہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عمرہ کے ساتھ حج کا نفع حاصل کیا اور ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی لے کر چلے اور عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا ، اور لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا تولوگوں میں کچھ ایسے بھی تھے جوقربانی لے کر گئے اور کچھ ایسے بھی تھے جن کے پاس قربانی نہیں تھی . جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تولوگوں کوفرمایا : جس کے پاس قربانی ہے وہ حلال نہ ہوں حتیٰ کہ حج مکمل کرلے اور جس کے پاس قربانی نہیں وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرکے اپنے بال چھوٹے کروائے اوراحرام کھول کر حلال ہوجائیں اور پھر بعد میں حج کا احرام باندھیں ، توجوکوئی قربانی نہ پائے وہ تین روزے دوران حج اور سات روزے واپس اپنے گھر جا کر رکھے . صحیح بخاري (1606) صحیح مسلم (1227) .4-اور ھدي اس قربانی کوکہتے ہیں چوپایوں یعنی گائے ، بکري ، اونٹ میں سے جوجانور حاجی احرام باندھنے سے میقات سے قبل اپنے ساتھ لے کر بیت اللہ لے جائیں , اورحج قران اورحج تمتع کرنے والے میں فرق یہ ہے کہ حج قران کرنے والا عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر حلال نہیں ہوتا بلکہ وہ آٹھ ذوالحجہ تک اپنے احرام میں ہی رہتا ہے جوکہ حج کا ابتدائی دن ہے . اور سنت یہ ہے کہ دس ذوالحجہ جسے یوم النحر کہا جاتا ہے والے دن یہ قربانی کی جائے . سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے فرمایا : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کوحج کے ساتھ ملانے کا نفع حاصل کیا اور قربانی دي یہ قربانی اپنے ساتھ لے کر چلے ..... وہاں سے پلٹے اور صفا مروہ پر آکر سات چکر لگائے اوراحرام کھول حلال نہیں ہوئے بلکہ حج مکمل کیا اور یوم النحر کوقربانی کرنے اور طواف افاضہ کرنے کے بعد ہر چیز سے حلال ہوئے . صحیح بخاري (1606) صحیح مسلم (1227) 5-اورکسی حاجی کے ذمہ لازم نہیں کہ وہ اپنے ملک میں قربانی کرے کیونکہ قربانی حج کے اعمال میں سے ہے اوراس کا مکہ میں ذبح کرنا ضروري ہے ، حتیٰ کہ اگر حاجی سے اگر کوئی ممنوعہ چیز کا ارتکاب ہوجائے تووہ اس کے بدلے میں جانور اپنے ملک میں ذبح نہیں کرے گا بلکہ اسے مکہ یا منیٰ میں ذبح کرنا ہوگا . عبدالعظیم آبادي کہتے ہیں : متفقہ طور پر سب قربانیاں حرم کی زمین پر ذبح کرنی جائز ہیں ، لیکن حج کی قربانی کےلیے منیٰ افضل ہے اور مکہ خاص کر مروہ عمرہ کی قربانی کےلیے افضل ہے . انتھی لیکن اگر حاجی کے ملک میں اس کے اہل وعیال ہیں اوراس نے انہیں اتنی رقم

دی ہے کہ وہ اس سے قربانی خرید کر عید کے دن ذبح کریں تو یہ بہت اچھا اور بہتر ہے۔ لیکن ضروری نہیں ہے ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتویٰ